البتہ جن انجکشنوں سے دوا بعینہ معدہ میں براہ راست بلا کسی حائل کے پہنچائی جاتی ہے تو پھر اس انجکشن سے روزہ ٹوٹے گا۔

احتیاط افطار تک تاخیر میں ہے:

تاہم چونکہ مسئلہ اختلافی ہے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ روزہ افطار کرنے تک انجکشن لگوانے میں تاخیر کیا جائے یہ اولیٰ اور بہتر ہے تاکہ مسئلہ اختلاف سے نکل جائے۔ جیسا کہ علامہ اسعد سعید الصاغرجیؒ نے لکھا ہے

والاحتیاط فی تاخیرها إلی وقت الافطار مراعاة للخلاف (الفقہ الحنفی وادلتہ ۱/۳۷۰)

۲۔ الجواب: بواسیری مسوں پر مرہم کا حکم:

جس طرح گزشتہ بیان سے معلوم ہوا کہ دوائی یا غذا اگر منفذ اصلی کے ذریعے معدہ یا دماغ تک پہنچتی ہو یا اس دوا یا غذا کا معدہ تک پہنچنے کا کوئی امکان ہو پھر وہ دوا مفسد صوم ہے لہٰذا بواسیر کے مریض کو اگر پائپ کے ذریعے دوا چڑھائی جائے تو بلا شک وشبہ روزہ ٹوٹ جائے گا اس لئے کہ اس طرح دوائی کے استعمال سے دوا کا معدہ تک پہنچنے کا قوی امکان ہے' البتہ اگر بواسیری مسوں پر یا اوپر کی سطح پر مرہم لگایا جائے تو اگرچہ اس بارے میں امکان اس بات کا بھی ہے کہ دوا معدہ تک نہ پہنچی ہو مگر چونکہ معدہ میں قدرتی طور پر ایک حد تک اشیاء کو جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے یہ بھی امکان ہے کہ اس مرہم کو معدہ نے جذب کر لیا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام استنجاء کے دوران ضرورت سے زیادہ کشائش کو پسند نہیں کیا ہے' اس لئے کہ ممکن ہے کہ استنجاء کا یہ پانی معدہ جذب کرتے ہوئے معدہ میں اندر چلا جائے' کما فی الهندية وتكره له المبالغة في الاستنجاء كذا في السراج الوهاج (الفتاوی الهندیۃ ۱/۱۹۹)

اور اسی طرح فقہا کرام پانی کے اندر رہوا خارج کرنے کو ناپسند فرمایا ہے: کما فی الهندية ولو فسا الصائم أو ضرط في الماء لايفسد الصوم ويكره له ذلك هكذا في معراج الدارية (الھندیۃ) اسی طرح روزہ کی حالت میں مضمضہ واستنشاق میں مبالغہ کو مکروہ کہا ہے۔

كما في الهندية وكذا المبالغة في المضمضة والاستنشاق قال شمس الائمة الحلواني وتفسير ذلك أن يكثر امساك الماء في فمه ويملاء لان يغرغر كذا في المحيط (الفتاوی الھندیۃ ۱/۱۹۹)

تو اسی طرح بواسیر کے مسوں پر مرہم محض شک کی بناء پر کہ ممکن ہے یہ مرہم معدہ تک پہنچ چکا ہو سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ بہتری اسی میں ہے کہ روزہ کی حالت میں بلا ضرورت شدیدہ کے مرہم لگانے سے احتیاطاً اجتناب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں علامہ ابن نجیم مصریؒ کی یہ عبارت کافی واضح معلوم ہوتی ہے۔

واطلق الدواء فشمل الرطب واليابس لان العبرة للوصول لالكونه رطباً ويابسا وانما شرطه القدوری لان الرطب هو الذی يصل الی الجوف عادة حتی لوعلم ان الرطب لم يصل لم يفسد ولو علم ان اليابس وصل فسد صومه (البحر الرائق ۲/۴۸۷)

۳۔ اس سوال کے جواب سمجھنے سے قبل یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ روزہ ٹوٹنے کا مدار اگرچہ منفذ اصلی کے ذریعے جوف دماغ یا جوف معدہ تک کسی غذا یا دواء کا پہنچنا ہے مگر یہ اس وقت ہے کہ دوا یا غذا معدہ تک پہنچ کر وہاں ٹھہر جائے اگر کوئی چیز معدہ تک پہنچ کر واپس نکل آئے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

چنانچہ علامہ کاسانیؒ نے ایک اصولی بات لکھی ہے: وهذا يدل على ان استقرار الداخل فی الجوف شرط لفساد الصوم (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴)

اسی لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ کسی دھاگے سے کوئی دانہ باندھ کر نگل لیا جائے اور پھر اس کو واپس نکال دیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

کماقال ابن نجیم مصریؒ ولوشد الطعام بخيط وارسله فی حلقه وطرف الخيط فی يده لا تفسد الصوم الا اذا انفصل (البحر الرائق ۲/۴۸۷) اور فتاوىٰ ہندیہ میں ہے: ومن ابتلع لحما مربوطاً علی خيط ثم انتزعه من ساعة لايفسد وان تركه فسد كذا فی البدائع (۲/۲۴۴) الفتاوی الهنديه ۱/۲۰۴) اور علامہ کاسانیؒ نے ایک اور جزئیہ نقل کر کے لکھا ہے: وكذا روی عن محمد فی الصائم اذا ادخل خشبة فی المعقد أنه لايفسد صومه الا اذا غاب طرفا الخشبة (بدائع الصنائع ۲/۲۴۴) لہذا معدہ کے مرض کی شناخت کے لئے منہ کے راستے جو نلکی معدہ تک پہنچائی جاتی ہے اور بعض دفعہ اس کے ذریعہ گوشت کا کوئی ٹکڑا وغیرہ نکالا جاتا ہے۔ ان جزئیات کے پیش نظر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسلئے کہ یہ نلکی استقرار کے لئے اندر نہیں کی جاتی بلکہ اس نلکی کا ایک سرا منہ سے باہر اور دوسرا معدہ کے اندر رہتا ہے اور اسکا حکم ذکر شدہ جزئیات سے معلوم ہوا۔

نزلہ میں دوا سونگھنا:

گزشتہ تحریر میں ذکر کیا گیا کہ کسی چیز کا ناک یا منہ کے ذریعے جوف معدہ یا جوف دماغ میں داخل ہونا مفطر صوم ہے: لقوله عليه السلام الفطر مما دخل ليس مما خرج (الحديث)۔ اب اگر کوئی چیز داخل نہ ہوئی ہو بلکہ ناک کے ذریعے اس کی خوشبو کا احساس ہوا ہو تو پھر مفطر صوم نہیں جیسا کہ پھولوں کی خوشبو عطریات کی خوشبو وغیرہ سونگھنے کو فقہاء احناف مفطر صوم قرار نہیں دیا ہے۔ کما قال الشيخ وهبه الزحيلیؒ: مالايفسد الصوم عند الحنفية هو اربعة وعشرون شيئاً تقريباً شم الروائح العطرية كالورد

أو الزهر و المسک أو الطیب (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/۶۵۸)

لہذا وِکس میں چونکہ ایسا کوئی جز نہیں ہوتا جو ناک کے راستے سے معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے بلکہ محض وِکس کی تیز ریح سے بند ناک کھل جاتی ہے اس لئے اس کی حیثیت بھی خوشبو سونگھنے کی طرح ہے، اسلئے وِکس سونگھنے سے بند ناک کھولنا مفطر صوم نہیں البتہ احتیاط نہ سونگھنے میں ہے۔

روزہ کی حالت میں بھپارہ لینا:

۵۔ یونانی طریقہ علاج کہ دوا کو پانی میں ڈال کر اس کو جوش دیا جاتا ہے اور پھر اس کی بھاپ کو سونگھا جاتا ہے جس کے اثرات نہ صرف حلق میں بلکہ سینہ تک پہنچتے ہیں۔ اس طریقہ کو بھپارہ کہتے ہیں۔ اس کی مثال فقہاء کرام نے یہ لکھی ہے کہ اگر کوئی شخص دھواں کو قصداً و ارادۃً حلق میں داخل کر دے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

کماقال العلامة سرنبلانیؒ: من ادخل بصنعه دخانا حلقه بای صورة کان الادخال فسد صومه سواء کان دخان عنبر اوعود اوغیرهما (مراقی الفلاح علی الطحطاوی ۳۶۱ ودرمختار علی ردالمحتار ۲/۳۹۵)

تو چونکہ اس طریقہ علاج میں قصداً وعمداً بھاپ لی جاتی ہے اور اس کے اثرات سینہ تک پہنچتے ہیں اس لئے اس طرح کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ کی حالت میں آکسیجن لینا:

۶۔ روزہ کی حالت میں آکسیجن لینے کے بارے میں علامہ خالد رحمانی صاحب نے لکھا ہے دمہ کے سخت مریض کو دورہ پڑنے کے وقت آکسیجن پہنچائی جاتی ہے، روزہ کی حالت میں اس طرح آکسیجن لینے کا کیا حکم ہوگا؟ یہ ایک اہم مسئلہ ہے، فقہی جزئیات کو سامنے رکھا جائے تو خیال ہوتا ہے کہ آکسیجن کے ساتھ کوئی دوا نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ سانس لینا ہے اور سانس کے ذریعے ہوا لینا نہ مفسد صوم ہے اور نہ اس پر اکل وشرب کا اطلاق ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ دوا کے اجزاء بھی ہوں تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (جدید فقہی مسائل ۱/۱۹۰)

هذا ماظهر لی واللہ اعلم

مختار اللہ حقانی

خادم دارالافتاء وشعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳۰/اگست ۲۰۰۶ء